CSS-2019

سوال نمبر ۵

اسلام میں حج اور اسکے روحانی، سماجی اور اخلاقی اثرات پر تفصیلی شذرہ قلمبند کیجیے؟

1 **اسلامی عبادات:-**

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے" (القرآن)

اس دنیا میں انسان کی زندگی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی ہے۔ انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے اور اس پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور اسی کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے۔ یہی دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ ہے۔ یہی عبادات مسلمانوں کا اپنے رب کے ساتھ تعلق مضبوط کرتی ہے۔ ان میں سے کچھ عبادت روزانہ ادا کرنا فرض ہیں جبکہ کچھ سال میں ایک مرتبہ اور کچھ زندگی میں ایک مرتبہ۔ ان عبادات کی تین اقسام ہیں۔ پہلی قسم جسمانی عبادات کی ہے جس میں نماز اور زکوٰۃ شامل ہیں، دوسری قسم مالی عبادات کی ہے جس میں زکوٰۃ شامل ہے، اور تیسری قسم ہے جسمانی و مالی عبادات جس میں حج شامل ہے۔

2. **حج:-** حج کے لغوی معنی ارادہ کرنے کے ہیں اور اصطلاحی مفہوم میں اس سے مراد ذالحج کے مہینے میں مکہ کی طرف سفر کرنا اور 8 ذالحج سے 13 ذالحج تک مناسک حج ادا کرنا ہے۔ ہر صاحب استطاعت شخص پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"اور لوگوں میں جو کوئی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے"
(القرآن)

3- حج کے روحانی اثرات :-

3.1 گناہوں کی مغفرت :-

حج مبرور یعنی قبول ہو جانے والے حج کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بالکل اسی طرح ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے وقت تھا

رسولؐ کا ارشاد ہے:

"جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان سے حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح واپس ہو گا جیسے اس کی ماں نے جنا تھا
(الحدیث)

یعنی حج کا اصل مقصد توبہ اور اپنے پچھلے گناہوں کی مغفرت ہے۔

3.2 ضبطِ نفس کی تربیت :-

حج کے لیے احرام باندھنے کے بعد کئی حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اور مسلمان ان کے میسر

ہونے کے باوجود اللہ کے حکم کی تعمیل کے لیے ان سے اجتناب کرتا ہے اس طرح اسے ضبطِ نفس کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

3.3 قربِ الٰہی کا حصول:-

حج ایک ایسی عبادت ہے جس میں ایک شخص اپنا مال خرچ کر کے اتنی دور اللہ کے گھر صرف اسکی عبادت کے لیے جاتا ہے۔ اس سے وہ اللہ کے اور قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث نبوی ہے

"آپ سے پوچھا گیا سب سے بہترین عمل کونسا ہے، آپ نے فرمایا "اللہ اور رسول پر ایمان لانا" پھر پوچھا گیا" اس کے بعد؟" فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" پھر پوچھا گیا" اسکے بعد؟"، فرمایا "حجِ مبرور ادا کرنا"۔ (الحدیث)

3.4 اجر:-

حج ایک محبت الٰہی میں کیا جانے والا عمل ہے اور اسکا اجر بھی اللہ کی طرف بہت زیادہ ہے۔
حضور کا ارشاد ہے

"حجِ مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں"
(الحدیث)

3.5 موت کی یاددہانی:-

حج کے موقع پر پہنا جانے والا احرام اور باقی تمام مناسک حج انسان کو موت کی یاد دلاتے ہیں اور اسے احساس دلاتے ہیں کہ موت کے بعد اسکو حساب کتاب

کے لیے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

3.6 - جذبہ ایثار اور قربانی :-

حج کے ایام میں بندہ ہر لمحہ ایثار اور قربانی کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ جذبہ خودغرضی لالچ اور ذہنی پستی کو ختم کرتا ہے۔

3.7 اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم :-

اللہ کی عبادت میں خاشع کے لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ اسے ان عبادات کا مفہوم پتا ہو۔ حج میں نماز روزہ اور زکوٰۃ کی مختلف کیفیات یکجا ہو جاتی ہیں جو اللہ کی عبادت کا حقیقی فہم پیدا کرتے اور اسے فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

4- حج کے اخلاقی اثرات :-

4.1 احساسِ ذمہ داری :-

حج انسان پر اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل و عیال کی ذمہ داری پوری کرنے کے بعد بھی اسکے پاس کچھ رقم بچتی رہے۔ لہذا حج کرنے کے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کا سامان کر لے۔ اس طرح اس میں احساسِ ذمہ داری پیدا ہوتا ہے۔

4.2 حسد سے نجات :-

دنیوی معاملات میں اکثر انسان دشمنیاں پیدا کر لیتا ہے اور اپنے آس پاس کے لوگوں سے بغض اور حسد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن حج پر جاتے

سے پہلے وہ اپنے دل کو ہر قسم کے بغض اور حسد سے پاک کر لیتا ہے اور تمام لوگوں سے مل کر اور انہیں معاف کر جاتا ہے اس طرح حج ایک معاشرتی، روحانی اور اخلاقی اصلاح کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

4.3 اخوت:-

حج کے موقع پر پوری دنیا سے تعلق رکھنے والے مسلمان ایک ہی جگہ پر اکٹھا ہوتے ہیں اور ایک ہی طریقے سے عبادات کرتے ہیں۔ اس طرح ان میں ایک امت ہونے کا جذبہ بڑھتا ہے اور ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے۔

4.4 کسب حلال:-

حج کے لیے لازمی ہے کہ اس کے لیے حلال مال خرچ کیا جائے۔ لہذا انسان حرام کی کمائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسب حلال بہت سی اخلاقی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

4.5 نظم و ضبط کی تربیت:-

حج کے موقع پر دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمان ایک ہی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں جس کی وجہ کئی مناسک مثلاً رمی، عرفات، جمرات کے وقت بہت ہجوم ہوتا ہے اس موقع پر مسلمانوں کو نظم و ضبط کی اعلیٰ تربیت حاصل ہوتی ہے تاکہ کسی بھی قسم کی بھگدڑ سے بچا جا سکے

سادگی کی تربیت :- 4.6

حج کے موقع پر احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا اور شکار سے پرہیز کرنا جیسے امور انسان میں سادگی کو فروغ دیتے ہیں۔

مساوات کا درس :- 4.7

حج کے موقع پر مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ہی لباس میں اللہ کے روبرو حاضر ہوتے ہیں اور ایک ہی طرح سے عبادات کرتے ہیں۔ اس سے انسان کے اندر مساوات اور برابری کے جذبے کو فروغ ملتا ہے اور اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں۔ جیسا کہ رسول ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے

"کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ ہی کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے"

(الحدیث)

حج کے معاشرتی اثرات :- 5

اتحادِ عالمِ اسلامی :- 5.1

حج کے موقع پر مسلمانوں کا ایک سالانہ اجتماع ہوتا ہے جس کے ذریعے افراد کے ساتھ ساتھ حکومتیں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی

4.6 ہیں۔ اس طرح اتحاد عالم اسلامی کو فروغ ملتا ہے۔

ملت اسلامیہ کے مسائل کا حل:- 5.2

حج ملت اسلامیہ کے مسائل کے حل کے لیے بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اس موقع پر مختلف ممالک سے لوگ اکٹھے ہوتے
4.7 ہیں اور اپنے تجربات ایک دوسرے کو بتا سکتے ہیں۔ اسطرح کئی مسائل کے لیے زیادہ لوگوں کے مشورے سے اچھے حل سامنے آجاتے ہیں۔

تبلیغ اسلام:- 5.3

جب انسان اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے حج کرنے لگتا ہے تو اس پر حکم الہٰی غالب آجاتا ہے۔ مادی خواہشات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں تبلیغ کا نتیجہ دیرپا ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ بھی حج کے موقع پر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔

باہمی تجارت کا فروغ:- 5.4

حج کے موقع پر باہمی تجارت کو فروغ ملتا ہے۔ اسی وجہ سے مکہ اب بین الاقوامی تجارت کا مرکز بن گیا ہے۔

تاریخی و جغرافیائی معلومات میں اضافہ:- 5.5

مناسک حج کی ادائیگی سے انسان کی تاریخی اور جغرافیائی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تاریخ کو جغرافیائی خدوخال کے آئینے میں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ نظریہ خیال کے تبادلے سے بھی علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث :-

الغرض حج ایک ایسی مالی وجسمانی عبادت ہے جس میں انسان اللہ کے قرب کے لیے سفر کرتا ہے اور اللہ کے گھر جا کر عبادت کرتا ہے۔ حج کرنے سے جو روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اثرات انسان کی شخصیت پر مرتب ہوتے ہیں وہ اصلی آئندہ آنے والی زندگی کے لیے مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں۔ دو چادروں میں ملبوس انسانوں کی بھیڑ میں انسان کو اپنے اصل کا پتا ملتا ہے اور اسکے اندر عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ غرور و تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ تمام مسلمانوں میں ایک امت ہونے کے جذبے کو بھی فروغ ملتا ہے اور ایک دوسرے کے لیے محبت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو روحانی اثرات پیدا ہوتے ہیں انکی تو کوئی مثال ہی نہیں ملتی۔